REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۲۱

یرم رستہ یشتیہ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۸/۱۳ ۔ ۴ ظہور ۱۳۳۸ھش ۔ ۴ اگست ۱۹۵۹ء ۔ نمبر ۱۸۲

انصار اللہ کا پانچواں سالانہ اجتماع

انصار اللہ کا پانچواں سالانہ اجتماع اپنی امتیازی خصوصیات کے ساتھ ۳۱۔ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۵۹ء کو بروز ہفتہ و اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ یہ اجتماع خالص دینی اور تربیتی اجتماع ہے۔ جس میں شریک ہونے والے اکثر احباب خدا کے فضل سے اپنے قلوب میں نمایاں تغیر اور زندگی میں واضح تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔

اس بابرکت اجتماع میں کثرت سے شریک ہونے کے لئے احباب کو ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت یابی کیلئے دعا کی تحریک

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ حضور کی کامل و عاجل شفایابی اور درازی عمر کیلئے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۳ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہو سکی۔ احباب خاص توجہ التزام اور درد و الحاح کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں لگے رہیں۔ تا ہمارا شافی خدا اپنے خاص فضل سے ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے جملہ عوارض دور فرما کر صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

امریکہ میں اسلام کا بیج بویا جا چکا ہے اور اس کے ابتدائی نتائج دن بدن منصۂ شہود پر آ رہے ہیں

خدائی وعدوں کے مطابق وہ زمانہ آنیوالا ہے کہ جب اسلام کی صداقت اہل امریکہ کے دلوں کو اپنا گرویدہ بنا کر رہے گی

مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا کے زیر اہتمام مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر کی ایمان افروز تقریر

سرگودہا ۳ اگست۔ کل صبح یہاں مبلغ امریکہ مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر نے امریکہ میں تبلیغ اسلام کے حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے اس امر کو بڑی عمدگی سے واضح فرمایا۔ کہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں امریکہ میں نہ صرف یہ کہ اسلام کا بیج بویا جا چکا ہے۔ بلکہ اب اس کے ابتدائی نتائج بھی دن بدن منصۂ شہود پر آ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا دولت کی بے اندازہ فراوانی اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے احساس برتری کی انتہائی شدت کے باوجود خدائی وعدوں کے مطابق وہ زمانہ آنے والا ہے۔ کہ جب اسلام کی صداقت اہل امریکہ کے دلوں کو اپنا گرویدہ بنا کر رہے گی۔

مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف اس جلسے میں احباب سرگودہا سے خطاب فرما رہے تھے۔ جو مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام مسجد احمدیہ میں مکرم محمد سعید احمد صاحب اسسٹنٹ انجینئر کی زیر صدارت منعقد ہوا تھا۔ آغاز کار تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مجلس مقامی کے معتمد صاحب نے مجلس کی طرف سے مکرم ڈاکٹر صاحب کو آپ کی امریکہ سے کامیاب مراجعت پر خوش آمدید کہتے ہوئے اعتراف کے رنگ میں آپ کی تبلیغی خدمات کا ذکر کیا۔

بعد ازاں مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے تقریر کا آغاز کرتے ہوئے پہلے ان مشکلات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ جو بالخصوص امریکہ جیسے وسیع و عریض اور مالدار ترین ملک میں پیغام حق پہنچانے کے سلسلہ میں درپیش ہیں۔ اور جن پر قابو پانا آسان نہیں ہے۔

اس ضمن میں آپ نے یہ احساس دلانے کے لئے کہ وہاں چھوٹے سے چھوٹے طبقوں کا معیار زندگی

(باقی صفحہ ۸ پر)

مجلس انصار سلطان القلم کے اجلاس کی کارگزاری

ربوہ ۳ اگست۔ کل یہاں مجلس انصار سلطان القلم کا پندرہ روزہ اجلاس زیر صدارت مکرم و محترم شیخ مبارک احمد صاحب قائمقام نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کمیٹی روم تحریک جدید میں شام سوا چھ بجے منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد جو مکرم بشیر احمد صاحب قادیانی نے کی مکرم حسن محمد صاحب عارف نے حالیہ سیلاب کے موقعہ مجلس خدام الاحمدیہ کی امدادی مساعی پر مشتمل ایک مقالہ پڑھا۔ جس کا عنوان تھا "ہمت کی دیواریں"۔ عارف صاحب کے بعد مکرم عبد السلام صاحب اختر ایم۔ اے نے اپنا کلام سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر نے اپنی نظم بعنوان "مہدی برحق" پیش کی۔ آخر میں صاحب صدر نے مجلس کو مفید تر بنانے کے متعلق چند مفید ہدایات دیں۔ اور مکرم عارف صاحب کے مضمون کو خوب سراہا۔ مکرم صوفی رمضان علی صاحب صدر محلہ دار الصدر شرقی نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور یہ اجلاس برخاست ہوا۔

ہائر سیکنڈری امتحان ستمبر ۱۹۵۹ء کے داخلہ کی تاریخ

ہائر سیکنڈری امتحان ۱۹۵۹ء میں شامل ہونے والے طلباء کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان کے داخلہ کی آخری تاریخ ۱۰ اگست ہے۔ اس لئے وہ فارم داخلہ مکمل کر کے ۸ اگست تک دفتر میں پہنچا دیں۔ اس امتحان میں صرف ایسے طلباء شامل ہو سکتے ہیں۔ جن کی کسی مضمون میں کمپارٹمنٹ آئی ہو۔ یا بیماری کی وجہ سے اجازت لی ہو یا لیکچر کم ہونے کی وجہ سے کالج نے اجازت دی ہو۔

(پرنسپل)

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لئے

توجہ نہ کرنے کی وجہ سے ہم خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرنیکے ہزاروں مواقع کھو دیتے ہیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۳۰ مارچ ۱۹۵۱ء بمقام ربوہ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
مذہب کی بنیاد یا یوں کہو کہ مذہب کے عملی حصہ کی بنیاد

محبتِ الٰہی

پر ہے۔ جسے عام اصطلاح میں تعلق باللہ کہتے ہیں علق کے معنے چمٹ جانے کے ہیں۔ اور چمٹنے والی چیز کو علقہ کہتے ہیں گویا تعلق باللہ کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ انسان اللہ تعالیٰ کے ساتھ چمٹ جائے "علاقہ" کا لفظ بھی اسی قسم کا ہے "مجھے اس سے علاقہ نہیں" کے معنے ہوتے ہیں مجھے اس کے ساتھ کوئی لگاؤ نہیں یا مجھے اس کے ساتھ کوئی جوڑ نہیں۔ تو

مذہب کی بنیاد تعلق باللہ پر

ہے۔ اور محبتِ الٰہی پر ہے۔ اور مذہب کے تمام حصص اسی قسم کے ہیں۔ جنہیں بندہ اور خدا تعالیٰ میں محبت پیدا کرنے کے لئے اختیار کیا گیا ہے۔ لیکن بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو ہر ایک انسان کی پہونچ میں نہیں ہوتیں۔ اور بعض چیزیں ہر ایک انسان کی پہنچ میں ہوتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے باریک در باریک نبوض اور مخفی در مخفی فیضان پر ہر انسان کی پہنچ نہیں ہوتی۔ بہت سے لوگ تو ان کو جانتے ہی نہیں۔ اور بہت سے لوگ جان کر ان کو پہچاننے کے قابل نہیں ہوتے پس جو چیزیں عام لوگوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں وہی تمام بنی نوع انسان کے کام آسکتی ہیں۔ لیکن

تعجب کی بات ہے

کہ لوگ بالعموم ان چیزوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اور قریب ترین سامان جو ان کی نجات اور بچاؤ کے موجب ہوسکتے ہیں۔ انہیں بھلا دیتے ہیں۔ اور ایسی چیزوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ جو یا تو انہیں میسر ہی نہیں آسکتیں اور اگر میسر آجائیں۔ تو ان کے لئے بڑی جدوجہد اور بھاری قربانی کرنی پڑتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ تو وہ چیز جو وہ تلاش کرتے ہیں انہیں ملتی ہے۔ اور نہ وہ اس چیز سے جو ان کے ہاتھ میں ہوتی ہے کوئی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

مجھے یاد ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ فرمایا کہ بعض دفعہ ہم تسبیح کہتے ہیں۔ تو ایک ہی دفعہ کی تسبیح میں ہمیں خدا تعالیٰ کا اس قدر قرب حاصل ہو جاتا ہے۔ کہ دوسرا انسان ہزاروں ہزار دفعہ ویسی تسبیح کر کے بھی اس سے اتنا فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ میں اس مجلس میں نہیں تھا۔ کسی ہمارے ہم عمر نے یہ بات سن لی۔ وہ مجھے ملے۔ تو انہوں نے تعجب سے کہا۔ پتہ نہیں اس میں کیا راز ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے معلوم نہیں کس

تسبیح کا ذکر

کیا ہے۔ اس نے مجھ سے ذکر کیا۔ تو یہ بات فوراً میرے ذہن میں آگئی۔ کہ ایک تسبیح دل سے نکلتی ہے اور ایک تسبیح زبان سے نکلتی ہے۔ جب تسبیح دل سے نکلتی ہے تو یکدم ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انسان کہیں سے کہیں پہنچ گیا ہے۔ اور جو تسبیح زبان سے نکلتی ہے۔ وہ خواہ کوئی انسان ہزاروں دفعہ دہرائے۔ وہ وہیں کا وہیں بیٹھا رہتا ہے۔ میں نے اسے کہا میں سمجھ گیا ہوں جو تسبیح دل سے نکلتی ہے۔ اس کا اثر فوراً ظاہر ہو جاتا ہے۔ اور جو صرف زبان سے نکلتی ہے۔ اس کا کوئی اثر پیدا نہیں ہوتا۔ وہ ہنس پڑے اور کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ آپ نے بھی کس طرح ایک اہم بات کو چٹکیوں میں اڑا دیا۔

غرض جو چیز سہل الحصول ہوتی ہے لوگ اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ انہیں کوئی جنتر منتر مل جائے۔ حالانکہ

خدا تعالیٰ کے ملنے کے لئے

کسی جنتر منتر کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ ان فطرتی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو ہر انسان میں پائی جاتی ہیں۔ جس طرح لوگ اپنے ماں باپ اور بیٹے بیٹی اور بھائی بہنوں سے تعلق پیدا کر لیتے ہیں۔ جس طرح لوگ کسی کو اپنا دوست بنا لیتے ہیں۔ وہی طریق خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے ہیں۔ تم اپنے اردگرد دیکھ لو۔ کہ لوگ ایک دوسرے کے کس طرح دوست بنتے ہیں۔ دنیا میں وہ کونسا انسان ہے جس کا کوئی دوست نہیں۔ جس کا کوئی ساتھی نہیں۔ جس کا کوئی بے تکلف نہیں آخر وہ کیسے دوست بن گئے۔ وہ کیسے بے تکلف بن گئے جس طرح وہ بے تکلف بن جاتے ہیں۔ اسی طرح خدا تعالیٰ سے بھی تعلق پیدا کیا جا سکتا ہے۔ تمہیں بہت سی

چھوٹی چھوٹی چیزیں

نظر آئیں گی جن سے کوئی شخص تمہارا دوست بن گیا تھا۔ اور تم دوسروں کے دوست بن گئے تھے۔ تمہیں نظر آئے گا کہ مثلاً تم دونوں کسی جگہ اکٹھے رہے۔ یا کسی سکول میں یا ایک ہی کلاس میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ اور قریب رہنے سے آہستہ آہستہ تمہارے تعلقات بڑھتے گئے۔ اور بغیر اس کے کہ کوئی خاص جدوجہد کرنی پڑتی۔ تم دونوں آپس میں دوست بن گئے یا تم دونوں ایک ہی گاؤں میں رہتے تھے اور صبح سویرے اکٹھے بیل لے کر کھیت میں جایا کرتے تھے۔ اسی طرح آہستہ آہستہ تم دونوں میں دوستی ہو گئی۔ اور اس میں کسی خاص جدوجہد کی ضرورت پیش نہ آئی۔ یہی حال خدا تعالیٰ کا بھی ہے۔ جب کوئی انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ بیٹھا رہتا ہے تو

خدا اور اس کے درمیان دوستی

پیدا ہو جاتی ہے۔ کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں جاہل ہوں۔ اس لئے مجھے ان ذرائع کا علم نہیں۔ جن کے ذریعہ محبت الٰہی پیدا کی جاسکتی ہے۔ جاہل سے جاہل اور ادنیٰ سے ادنیٰ شخص کا بھی کوئی نہ کوئی دوست ہوتا ہے۔ آخر وہ دوست کیسے بن گیا۔ جس طرح وہ اس کا دوست بن گیا ہے۔ اسی طرح وہ خدا تعالیٰ کا دوست بھی بن سکتا ہے۔ دنیا میں کوئی انسان بھی ایسا نہیں جو یہ کہہ سکے۔ کہ میرا کوئی دوست نہیں۔ صدمہ اور تکلیف کے وقت بعض دفعہ انسان کہہ دیا کرتا ہے۔ کہ

دنیا میں میرا کوئی دوست نہیں

لیکن اس کے یہ معنے نہیں ہوتے۔ کہ اس کا واقعہ میں کوئی دوست نہیں۔ بلکہ اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ اس کے دوست اس قابل نہیں کہ اس صدمہ میں اس کی مدد کر سکیں۔ ویسے دوست ہوتے ضرور ہیں۔ چاہے وہ اس جیسے بے کس اور بے بس ہوں۔

درحقیقت دنیا میں کوئی بھی انسان ایسا نہیں جس نے دل لینے یا کسی کو اپنا دل دینے کا تجربہ نہ کیا ہو۔ اور وہ یہ نہ جانتا ہو کہ اسکا کیا طریق ہے۔ ہر جاہل سے جاہل اور ادنیٰ سے ادنیٰ آدمی بھی جانتا ہے۔ کہ دنیا میں کسی کو اپنا دل کیسے دیا جاتا ہے۔ اور دوسرے کا دل کیسے لیا جاتا ہے۔ یہی چیز جو اس جگہ تجربہ میں آتی ہے خدا تعالیٰ کے لئے بھی استعمال کی جا سکتی ہے یا پھر یہ ہوسکتا ہے۔ کہ کسی شخص نے ایک دوسرے شخص سے اتفاقاً کوئی نیکی کر دی۔ اور یہ چیز اس کی دوستی کا موجب ہو گئی۔ مثلاً شریف الطبع لوگ ماں باپ سے محبت کرتے ہیں۔ آخر اس کی کیا وجہ ہوتی ہے اس کی یہی وجہ ہوتی ہے کہ ماں دودھ پلاتی ہے اور بچہ اس کا دودھ پیتا ہے۔ اور بغیر سوچنے کے یہ معلوم کر لیتا ہے۔ کہ یہ دودھ اسے اس کی ماں دے رہی ہے۔ اسی طرح ایک لمبے عرصہ تک اسے دیکھنے کے بعد اس کے دل میں اس کی محبت پیدا ہو جاتی ہے یا کوئی استاد ہے ایک شخص اس سے پڑھتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ اسے یہ احساس ہوتا ہے۔ کہ وہ استاد اس کی حالت اچھی بنا رہا ہے۔ اس کی بدولت وہ روزی کمانے لگ جائے گا۔ اور دنیا میں وہ عزت حاصل کریگا۔ اس کے بعد اسکے دل

میں استاد کی محبت پیدا ہو جاتی ہے یا پھر کسی چیز کے حسن اور اس کی ذاتی خوبی کی وجہ سے اس سے محبت ہو جاتی ہے۔ غرض پاس رہنا۔ یا حسن یا احسان آپ ہی آپ قلوب میں تبدیلی پیدا کر دیتے ہیں۔ اور انسان کو کسی حسین محسن یا اپنے ساتھ رہنے والے سے محبت ہو جاتی ہے اور یہ ہم میں سے ہر ایک کا تجربہ ہے۔
آدمیوں کو جانے دو

جانوروں کو دیکھ لو

کتا ہے، بلی ہے یا بعض لوگ خرگوش پالتے ہیں۔ طوطا اور مینا رکھتے ہیں۔ ان سب جانوروں کو اپنے پالنے والے سے محبت ہو جاتی ہے وہ اس آدمی سے جو انہیں روٹی ڈالتا ہے یا جن کے پاس وہ رہتے ہیں پیار کرنے لگ جاتے ہیں۔ مثلاً بلی کو جگہ سے محبت ہوتی ہے گھر والے کہیں چلے جائیں تب بھی بلی اس جگہ کو نہیں چھوڑے گی۔ کتے کو اپنے مالک سے محبت ہوتی ہے۔ مالک کہیں چلا جائے کتا وہیں چلا جاتا ہے۔ طوطا اور مینا جو لوگ پالتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ انہیں اپنے پالنے والے سے کس قدر انس ہو جاتا ہے۔ انہیں خواہ پنجرے سے نکال بھی دیا جائے تب بھی وہ کہیں نہیں جائیں گے۔ وہیں بیٹھے رہیں گے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے صاف ظاہر ہے کہ یہ احسان کو متواتر دیکھنے کی وجہ سے ہوتا ہے صرف

ضرورت اس بات کی ہے

کہ اس طرف لوگوں کو توجہ دلائی جائے۔ لیکن انہیں اس طرف توجہ دلائی نہیں جاتی ماں باپ سے ہر ایک انسان محبت کرتا ہے۔ اس لئے کہ ان کی طرف آپ ہی آپ توجہ ہو جاتی ہے اور وہ خود بھی اسے یاد دلاتے رہتے ہیں کہ ہم تمہارے خیر خواہ ہیں لیکن استادوں سے لوگوں کو بہت کم محبت ہوتی ہے اس لئے کہ وہ عام طور پر اپنے احسانات کو دہراتے نہیں۔ اللہ تعالیٰ خدا کی ذات ماں باپ اور استاد سے بھی زیادہ محسن ہے۔ اس لئے وہاں توجہ کی زیادہ ضرورت ہے۔ اس کی محبت پیدا کرنے اور اس کے قرب کو حاصل کرنے کے لئے چیزیں وہی ہیں گو وہی ہیں۔ لیکن ضرورت صرف توجہ کی ہے۔ بعض موٹی موٹی چیزیں ہیں جن پر لوگ عمل نہیں کرتے اس لئے وہ قرب الٰہی سے محروم رہتے ہیں۔ مثلاً

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا ہے جب کھانا کھاؤ تو پہلے بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔ اب کھانا شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ کہنے کے یہی معنے ہیں کہ یہ کھانا مجھے خدا تعالیٰ نے دیا ہے۔ بسم اللہ کے لفظی معنے تو یہ ہیں کہ میں خدا تعالیٰ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں۔ لیکن اس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ یہ کھانا خدا تعالیٰ کا ہے۔ میرا کوئی حق نہ تھا کہ اسے کھاؤں۔ مگر خدا تعالیٰ نے مجھے ایسا کرنے کی اجازت دی ہے اور اس نے کہا ہے تم کھا لو۔ اس لئے میں کھا رہا ہوں نہ گندم میری پیدا کی ہوئی ہے نہ پانی میرا بنایا ہوا ہے۔ نہ نمک میرا بنایا ہوا ہے۔ نہ مرچ میری پیدا کی ہوئی ہے۔ نہ گوشت میرا پیدا کیا ہوا ہے۔ نہ ترکاریاں میں نے پیدا کی ہیں۔ یہ سب چیزیں میرے باپ دادا کی پیدائش سے بھی پہلے کی ہیں۔ بڑے سے بڑے خاندان کا ذکر بھی سو پشتوں سے آگے نہیں جاتا لیکن گندم، پانی، ترکاری، گوشت، نمک مرچ اور لونگ وغیرہ ہزار پشتوں سے بھی پہلے سے موجود ہیں۔ اور جب یہ سب اشیاء میری پیدائش بلکہ میرے باپ دادا کی پیدائش سے بھی پہلے کی ہیں۔ تو یہ میری تو نہیں ہو سکتیں۔

بسم اللہ کے معنے

ہی یہ ہیں کہ سب چیزیں خدا تعالیٰ کی ہیں لیکن اس نے ہمیں اجازت دی ہے کہ تم اسے کھا لو۔ اور ہم کھا رہے ہیں۔ گویا یہ اس بات کا اظہار اور اقرار ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ چیزیں دے کر ہم پر احسان کیا ہے ورنہ ہم میں طاقت نہیں تھی کہ اسے خود مہیا کر سکتے۔ اسی طرح جب ہم پانی پیتے ہیں۔ تو ہم غور کرتے ہیں کہ یہ پانی خدا تعالیٰ نے زمین کی تہوں میں رکھا ہے۔ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں بار بار فرماتا ہے کہ اگر ہم اس پانی کو کھینچ لیں تو تم پانی کہاں سے لاؤ۔ اور یہ سچی بات ہے کہ ہم میں ایسی طاقت نہیں کہ پانی مہیا کر سکیں۔ یہ سب خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے یہ سب ضروری اشیاء ہمیں مہیا کر دی ہیں اگر تھوڑی دیر بھی ہمیں پانی نہ ملے تو ہمیں کس قدر دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جن علاقوں میں پانی کی کمی ہے وہاں لوگ ایسی ایسی چیزیں پیتے ہیں جن کو ہمارے علاقہ میں پانی نہیں کہہ سکتے مثلاً سندھ اور بلوچستان کے بعض علاقے ہیں وہاں لوگ کیچڑ پیتے ہیں۔ لیکن ہمارے ملک والے ایسا نہیں کر سکتے۔ ہاں یہ الگ بات ہے کہ انہیں کوئی مشکل پیش آ جائے تو اس قسم کا پانی پی لیں۔ ورنہ عام حالات میں ہمارے ہاں اسے پانی نہیں سمجھا جاتا۔ اب دیکھ لو۔ یہ کتنا آسان سا ذریعہ ہے خدا تعالیٰ کے قرب کے حاصل کرنے کا۔ لوگ کہتے ہیں ہمیں

خدا تعالیٰ سے محبت

پیدا کرنے کے گر بتاؤ۔ لیکن کتنے لوگ ہیں جو اس چھوٹی سی بات پر بھی عمل کرتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔ اب اگر میں پوچھوں کہ تم میں سے کتنے لوگ اس ہدایت پر عمل کرتے ہیں۔ تو شاید پانچ فیصدی لوگ کھڑے ہوں۔ حالانکہ واقعہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت کو اسی طرح حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جیسے دنیا میں دوسرے لوگوں کی محبت کو لوگ حاصل کر لیا کرتے ہیں۔ انہیں دوست بنا لیا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی محبت کو پیدا کرنے کے لئے کوئی خاص گر نہیں ہوتے۔ دنیا میں لوگ ماں باپ سے محبت کرتے ہیں اور یہ محبت اسی لئے پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ ان کے احسانات بار بار ان کے سامنے آتے ہیں۔ ورنہ ماں باپ کی محبت کہیں باہر سے تو نہیں آتی نہ کبھی یہ ہوتا ہے کہ محبت کے بھرے ہوئے گھڑے باہر سے لائے جا رہے ہوں۔ یہ محبت آپ ہی آپ پیدا ہو جاتی ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جبلت القلوب علی حب من احسن الیھا خدا تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں یہ بات رکھی ہے۔ کہ جو شخص اس پر احسان کرتا ہے۔ اس کی محبت اس کے دل میں جاگزیں ہو جاتی ہے۔ چاہے تم کوشش کرو یا نہ کرو۔ یہ محبت خود بخود پیدا ہو جائے گی۔ اس کے لئے کسی خاص جدوجہد اور کوئی خاص تدبیر اختیار کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی کبھی تم نے کوئی ایسا بچہ دیکھا ہے جو یہ پوچھے کہ ماں باپ کی محبت کس طرح پیدا کی جاتی ہے۔ جب تک کوئی بچہ جوان نہیں ہو جاتا۔ اور اس کی بیوی اس کے ماں باپ کی محبت چھین نہیں لیتی۔ وہ ماں باپ کا عاشق ہوتا ہے۔ اور ہر بچہ اور ہر بچی اپنے ماں باپ سے فطرتی طور پر محبت کرتی ہے۔ نہ کبھی کسی نے اس کو پیدا کرنے کیلئے کوئی جدوجہد کی۔ اور نہ کسی نے دوسرے سے اس بارہ میں مشورہ لیا۔ یہ محبت آپ ہی آپ پیدا ہو جاتی ہے پھر خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کے لئے کسی خاص گر کی کیا ضرورت ہے۔ اس کی محبت پیدا کرنے کے بھی یہی طریق ہیں۔ لیکن تم انہیں اختیار نہیں کرتے۔ تمہیں کون کہتا ہے کہ تم کھانا شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ نہ پڑھو۔ بات صرف یہ ہے کہ تمہیں توجہ دلانے والا کوئی نہیں۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے جیسے بچہ ماں باپ سے دور ہو۔ ماں باپ اسے خرچ بھیج رہے ہوں۔ لیکن اسے یہ معلوم نہ ہو کہ یہ خرچ میرے ماں باپ کی طرف سے آ رہا ہے۔ اس لئے اس کے دل میں ان کی محبت پیدا نہیں ہو گی۔ اسی طرح جب تم خدا تعالیٰ کو یاد نہیں کرتے اور تم غور نہیں کرتے کہ تمہیں کھانا کون بھیج رہا ہے تو تم کہتے ہو کہ اچھا خدا ہے۔ کہ اس نے تو ہماری کبھی خبر بھی نہیں لی لیکن اگر کوئی یاد دلا دے کہ یہ کھانا اسی نے دیا ہے یہ پانی اسی نے دیا ہے تو خود بخود اس کی محبت تمہارے دلوں میں پیدا ہو جائے گی۔

قرب الٰہی

کے حصول کا جو موٹا گر ہے اسے تم چھوڑ دیتے ہو۔ اور یہ پوچھتے ہو کہ اس کو حاصل کرنے کے لئے کون گر ہے۔ اور جانتے نہیں کہ وہ گر موجود ہے لیکن تم اس سے کام نہیں لیتے خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کے وہی گر ہیں جن سے تمہارے دلوں میں ماں باپ بیوی بچے اور بہن بھائیوں کی محبت پیدا ہو جاتی ہے خدا تعالیٰ کا قرب اور اس کی محبت حاصل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے آسان آسان چیزیں سکھائی ہیں۔ مثلاً یہ بات بھی اسلام نے سکھائی ہے کہ جب تم کھانا کھا چکو تو الحمد للہ کہہ کر دوسری دفعہ خدا تعالیٰ کو یاد کر لیا کرو جس طرح دنیا میں کوئی آدمی کسی دوسرے کو کھانا کھلائے تو کھانے سے فارغ ہو کر وہ کہتا ہے شکریہ! اسی طرح جب انسان کھانا کھا لیتا ہے۔ تو وہ الحمد للہ کہتا ہے۔ گویا الحمد للہ کہنا خدا تعالیٰ کے احسان کا دوسری بار شکریہ ادا کرنا ہے۔ اگر کوئی انسان اس پر عادت اختیار کرے۔ تو آپ ہی آپ اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہو جائیگی لیکن افسوس کہ ہم ان راستوں کو اختیار نہیں کرتے

خدام الاحمدیہ

کو خاص طور پر ان باتوں کی عادت ڈالنی چاہیئے اور کوشش کرنی چاہیئے کہ بچوں کو ابھی سے ان باتوں کی عادت ڈالی جائے۔ کسی زمانہ میں عیسائیوں میں یہ ہوتا تھا کہ ہر خاندان میں کھانا کھانے سے پہلے گریس (Grace) کرتے تھے۔ جب خاندان کے تمام افراد کھانا کھانے لگتے تو ماں باپ دعائیہ فقرے کہتے۔ میرے دل میں کئی دفعہ خیال آیا ہے کہ اگر گھر کا بڑا آدمی روزانہ اس طرح دعا کر لیا کرے۔ تو گھر کے تمام افراد کو آپ ہی آپ یہ خیال پیدا ہو جائے گا۔ کہ یہ کھانا ہمیں خدا تعالیٰ نے دیا ہے غرض جس طریق سے

ماں باپ کی محبت

پیدا ہوتی ہے۔ اسی طریق سے خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ ان ذرائع کو چھوٹا نہیں سمجھنا چاہیئے۔ بظاہر یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں لیکن ان کو اختیار کرنے سے انسان بڑے بڑے فوائد حاصل کر لیتا ہے۔ مثل مشہور ہے کہ کسی شخص کا ایک بھتیجا تھا اس نے اپنے بھتیجے سے کہا کہ اگر تم ہمارے گھر آؤ۔ تو میں تمہیں اتنا برا

لڈو کھلاؤں گا جس کے بنانے میں کئی ہزار لوگوں نے ہاتھ لگایا۔ وہ اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑا کہ مجھے میرے چچا کے ہاں بھیجو اس کا خیال تھا کہ وہ لڈو عجیب قسم کا ہوگا جس کو کئی ہزار لوگوں نے مل کر بنایا ہوگا آخر وہ چچا کے پاس گیا۔ اس نے اسے حسب وعدہ ایک لڈو لا کر دیا وہ عام لڈوؤں کی طرح معمولی قسم کا تھا۔ جو اس لڑکے نے کئی دفعہ دیکھا تھا۔ اور کھایا بھی تھا۔ اس نے کہا کیا یہ وہی لڈو ہے جس کے کھلانے کا آپ نے وعدہ کیا تھا۔ چچا نے کہا ہاں اور پھر اس نے بتانا شروع کیا کہ اس لڈو میں آٹا پڑا ہے۔ اتنے آدمیوں نے آٹا تیار کیا ہے اور پھر آٹا گندم کا بنا ہے جس کو اتنے زمینداروں نے کاشت کیا ہے۔ پھر جب بیلوں نے ہل چلایا تھا۔ ان کے پالنے والوں کو گنو۔ پھر جو لوگ لوہا لائے۔ ان کو گنو۔ جو لکڑی لائے ان کو گنو۔ پھر لوہا کانوں سے نکلتا ہے کانوں میں جن لوگوں نے کام کیا ان کو گنو پھر وہ لوہاریوں اور گڈ و پہ لایا گیا اس کے لانے والوں کو گنو۔ تو یہ ہزاروں آدمی بن جاتے ہیں۔ جنہوں نے اس لڈو کے بنانے میں حصہ لیا۔

حقیقت یہ ہے

کہ بظاہر دنیا کی ایک ایک چیز ہمیں معمولی نظر آتی ہے لیکن جب غور کیا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کے بنانے میں ہزاروں لوگوں نے حصہ لیا ہے۔ اور وہ دنیا کا ایک طلسم ہیں۔

غرض توجہ نہ کرنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کے ہزاروں مواقع ہم اپنے ہاتھوں سے کھو دیتے ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی کی نماز جنازہ میں شامل ہوتا ہے اسے ایک قیراط کا ثواب ہوتا ہے اور جو جنازہ ادا کرنے کے بعد میت کے ساتھ قبرستان تک جاتا ہے اور میت کے دفن ہونے تک وہیں رہتا ہے اسے دو قیراط کا ثواب ہوتا ہے اور یہ قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوتا ہے ایک دفعہ ایک صحابی کسی جنازہ میں شامل ہوئے جب نماز جنازہ پڑھ چکے اور قبرستان کی طرف چلے تو انکے ساتھی نے کہا اب واپس چلیں اور کوئی اور کام کریں انہوں نے جواب دیا میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص کسی کی نماز جنازہ میں شامل ہوتا ہے تو اسے

ایک قیراط کے برابر ثواب

ہوتا ہے۔ اور جو جنازہ کے بعد میت کے ساتھ قبرستان تک جاتا ہے اور میت کے دفن ہونے تک وہیں ٹھہرتا ہے اسے دو قیراط کے برابر ثواب ہوتا ہے۔ اور قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوتا ہے۔ ان کے ساتھی نے کہا آپ اچھے دوست ہیں آپ نے پہلے یہ مسئلہ بتایا ہی نہیں۔ معلوم نہیں اب تک ہم نے کتنے قیراط ثواب ضائع کر دیا ہے۔ اب دیکھو بعض دفعہ ایک بات چھوٹی سی ہوتی ہے لیکن اس کے نتائج نہایت اہم ہوتے ہیں۔ دنیا میں جتنی اہم چیزیں ہوتی ہیں ان کے حصول کے ذرائع انسان کے قریب رکھے جاتے ہیں ورنہ ان کا حصول انسان کے لئے مشکل ہو جاتا۔ لیکن لوگ ان ذرائع کو چھوڑ دیتے ہیں اور کسی اور گُر کی تلاش میں رہتے ہیں۔ اسی طرح بہت سے لوگ اس گُر کو جلا دیتے ہیں جس سے خدا تعالیٰ کی محبت حاصل ہو سکے اور وہ نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ کی محبت انہی چھوٹی چھوٹی چیزوں سے پیدا ہوتی ہے اور انہیں چھوڑ کر ہم اس کی محبت کبھی حاصل نہیں کر سکتے۔ بلکہ وہ امیروں اور فقیروں سے خدا تعالیٰ کی محبت کے گُر پوچھتے پھرتے ہیں۔ بغل میں لڑکا شہر میں ڈھنڈورا +

بھارتی لیڈر آچاریہ ونوبا بھاوے کی مجلس میں قرآن کریم کا تذکرہ

(از مکرم خواجہ محمود صدیق صاحب فانی ناظر دہلی بس آفس پونچھ)

۲۰ جون ۱۹۵۹ء صبح ۸ بجے مشہور بھارتی لیڈر آچاریہ ونوبا بھاوے جی معہ پارٹی پونچھ میں وارد ہوئے۔ جائے قیام پر ایک دو گھنٹہ آرام کے بعد اچاریہ جی انگریزی ترجمۃ القرآن (جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے پیش کردہ) ہاتھ میں لے کر باہر تشریف لائے۔ جہاں جم غفیر انتظار کر رہا تھا۔ اچاریہ جی نے تمام اجلاس میں مسلمانوں کو زبانی قرآن شریف سنانے کی دعوت دی اور خود قرآن شریف کھول کر بیٹھ گئے۔ آپ کی خواہش کے احترام میں مکرم ماسٹر غلام احمد صاحب ممبر اسمبلی نے موقعہ پر موجود حضرات کو زبانی قرآن پاک کی تلاوت کے لئے کہا۔ چنانچہ تمام قارئین نے باری باری قرآن کریم کی تلاوت کی۔ مگر اچاریہ جی کی خواہش کے برخلاف سب نے سورۃ فاتحہ یا سورۃ اخلاص پر ہی اکتفا کیا۔ اس طور پر قرآن کریم سنانے والوں سے مخاطب کرتے ہوئے ونوبا جی نے انتہائی افسوس کے ساتھ کہا کہ:۔

"کیا قرآن پاک سورۃ فاتحہ کے آگے نہیں چلتا۔ یہ سورۃ تو عام مسلمانوں کے علاوہ شاید بعض ہندوؤں کو بھی زبانی یاد ہوگی میں تو آپ سے قدرے لمبی سورتیں سننے کی خواہش رکھتا تھا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ شاید آپ قرآن شریف کو پڑھتے ہی نہیں"

اس پر فوراً میں نے اپنے آپ کو پیش کیا اور اچاریہ جی سے اجازت لے کر اسی مجمع میں باآواز بلند خوش الحانی سے سورۃ یٰسین اور سورۃ مزمل کی تلاوت کی۔ اس اثناء میں اچاریہ جی قرآن کریم کھولے ساتھ کے ساتھ دیکھتے جا رہے تھے۔

جب تلاوت ختم ہوئی تو ونوبا جی نے فرمایا:۔

"اتنے نوجوانوں میں سے ایک ہی نوجوان قرآن والا ہے"

اس کے جواب میں خاکسار نے اچاریہ جی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا:۔

"جناب عالی! یہ سب بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی برکت ہے جن کی پیروی کے نتیجہ میں خاکسار کو قرآن پڑھنے کا شوق پیدا ہوا۔ حضرت مرزا صاحب نے اپنی زندگی ہی میں تمام مسلمانوں کی قرآن جیسی عظیم الشان کتاب سے عدم توجہی محسوس کر کے درد بھرے دل سے فرمایا ہے

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیم قرآن کو بھلایا

اچاریہ جی نے میری بات سن کر بے ساختہ فرمایا:۔

"قرآن مجید کا یہ نسخہ بھی تو مجھے اسی جماعت نے دیا ہے جس کے مطالعہ سے مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے"

اس طرح ہماری اس گفتگو کا سمجھدار طبقہ پر گہرا اثر ہوا۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک۔

پروگرام کے مطابق ۵ بجے شام جلسہ عام میں ونوبا جی نے دوران تقریر میں فرمایا:۔

"قرآن شریف، گیتا، بائیبل وغیرہ کتابیں دنیا کو محبت پریم شانتی کی تعلیم دیتی ہیں۔ اور اس تعلیم پر کاربند رہنے کے لئے بھگوان نے ہر ملک اور ہر قوم میں پیغمبر بھیجے"

اس موقعہ پر آیت کریمہ وَلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ پڑھ کر کہا بے شک ہندوؤں، عیسائیوں، بدھوں اور مسلمانوں میں پیغمبر آئے ہیں۔ پرماتما لوگوں کی رعایت رکھتے ہوئے انہی کی ہی زبان میں ان میں نبی بھیجتا ہے۔ تا لوگوں کو بھگوان کی باتیں سمجھنے میں آسانی ہو۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا۔ آج بھی قرآن خوانی میں جس مسلمان نے اچھا قرآن پڑھا ہے وہ بھی ایک ایسے بزرگ کی جماعت ہے۔ جو ملک پنجاب میں آیا۔ گویا بھگوان نے پنجاب کو بھی اپنی رحمت سے خالی نہ چھوڑا۔

آچاریہ جی کی تقریر ختم ہو جانے کے بعد میں نے قرآن کی تعریف میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ شعر پڑھ کر سنایا۔

جمال و حسن قرآن نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

ونوبا جی نے اس شعر کو بہت پسند کیا اور اپنے پاس نوٹ بھی کیا۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک (بدر قادیان)

درخواست دعا

میری والدہ چند دن سے جوڑوں میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔

(بشیر احمد ابن خیر دین مرحوم ربوہ)

اعلان نکاح

کنیز فاطمہ بیگم اختری بنت ایم عبدالرزاق صاحب تاجر گھڑی سکندرآباد دکن کا نکاح مسمی مہرالدین صاحب ناسخ دہلوی درویش قادیان ولد شیخ محمد عمر صاحب مرحوم دہلوی سے بعوض مبلغ پانچ صد روپیہ مہر مؤرخہ ۲۸ جولائی ۱۹۵۹ء بروز منگل کو حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے بعد نماز عصر مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ فرمائے۔ آمین +

(خاکسار شیخ مسعود احمد انیس قادیان)

کامیابی اور درخواست دعا

عزیزہ عظمت تنویر بنت مکرم جناب شیخ روشن دین صاحب تنویر ایڈیٹر الفضل نے امسال ایف ایس سی (میڈیکل) کا امتحان پاس کیا ہے اور سیکنڈ ڈویژن حاصل کی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین +

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اٹھارھواں سالانہ اجتماع

۲۳، ۲۴، ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۹ء

—— از مکرم معتمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ——

(۶) ورزشی مقابلے

امسال اجتماع کے موقعہ پر مندرجہ ذیل ورزشی مقابلے ہوں گے

(۱) اجتماعی مقابلے:- کبڈی۔ فٹ بال والی بال

(۲) انفرادی مقابلے - دوڑ ۱۰۰ گز - ۲۲۰ گز ۴۴۰ گز - ایک میل اور رلک دوڑ - لمبی چھلانگ - اونچی چھلانگ کلائی پکڑنا - گولہ پھینکنا ڈسکس تھرو - نیزہ پھینکنا

نوٹ: وقت کے لحاظ سے کھیلوں کی تعداد میں کمی کی جاسکتی ہے۔

ورزشی مقابلوں میں شامل ہونے والے افراد اور ٹیموں کے نام ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۹ء تک مرکز میں آجانے ضروری ہیں۔ مقررہ تاریخ کے بعد آنے والے اسماء بغیر نائب صدر صاحب کی خاص منظوری کے، قبول نہیں کئے جائیں گے

قواعد: ورزشی مقابلوں میں شمولیت کے لئے قواعد حسب ذیل ہیں۔

(۱) ورزشی مقابلوں میں صرف وہی خادم حصہ لے سکے گا۔ جو باقاعدہ اجتماع میں شامل ہو

(۲) مقابلہ میں حصہ لینے والی مجلس کا وہی خادم کسی دوسری مجلس کی ٹیم میں صرف اسی وقت شامل ہوسکیگا جبکہ وہ اپنے قائد کی طرف سے اس امر کی تحریری اجازت پیش کرے۔

(۳) قادیان کے خدام صرف ربوہ کی مجلس کی طرف سے شامل ہو سکیں گے۔ لیکن قائد ربوہ کی اجازت سے وہ دوسری ٹیم میں بھی شامل ہوسکتے ہیں۔

(۴) صرف ربوہ کی مجلس کسی مقابلہ میں دو ٹیمیں داخل کرنے کی مجاز ہوگی۔ لیکن دیگر مجالس کسی مقابلہ میں صرف ایک ہی ٹیم داخل کرسکیں گی۔

(۵) میچ Drawn رہ جانے کی صورت میں بشرط وقت ۲۰ منٹ مزید دے جائیں گے اور اگر پھر بھی ہار جیت کا فیصلہ نہ ہو تو کمیٹی ورزشی مقابلے اس کا فیصلہ کرے گی اور وہ فیصلہ بذریعہ قرعہ اندازی یا ٹاس ہوگا

(۶) کمیٹی ورزشی مقابلہ جات مندرجہ ذیل ممبران پر مشتمل ہوگی۔

(۱) محترم نائب صدر صاحب یا ان کا نمائندہ

(۲) منتظم صاحب ورزشی مقابلہ جات

(۳) متعلقہ کھیل کا ریفری

(۷) تربیتی کلاس

امسال بھی سالانہ اجتماع سے معاً قبل ۱۱ اکتوبر سے ۲۲ اکتوبر تک تربیتی کلاس ہوگی مجالس خدام الاحمدیہ ابھی سے اس کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور کا پیش نظر رکھا جانا ضروری ہے

(۱) ضلعوار یا علاقائی بنیاد پر جیسے بھی سہولت ہو مرکزی تربیتی کلاس کے نمونہ پر کلاسیں جاری کی جائیں یعنے ہر علاقہ اور ضلع کی مجالس میں ایک جگہ نمائندگان کو جمع کرکے مرکزی نمونہ کے مطابق کلاس جاری کی جائے۔ اطلاع آنے پر مرکز ایک استاد بھجوانے کا انتظام کرے گا۔

(۲) ان علاقائی یا ضلعوار کلاسز میں شامل ہونے والے جن خدام کی تعلیم اعلےٰ ہو انہیں مرکزی کلاس میں بھجوایا جائے۔

(۳) رہائش اور خوراک کا انتظام مرکز کی طرف سے ہوگا

(۴) اس کلاس میں شامل ہونے والے نمائندگان کے لئے کم از کم مڈل پاس ہونا ضروری ہے تا وہ نوٹ لے سکیں۔ نیز نمائندگان قرآن کریم ناظرہ پڑھ سکتا ہو۔

(۵) مرکزی کلاس میں شامل ہونے والے نمائندگان کے نام یکم اکتوبر ۱۹۵۹ء تک مرکز میں آجانے ضروری ہیں۔

(۶) ہر مجلس جس کے اراکین کی تعداد ۲۰ یا اس سے زیادہ ہو۔ ایک نمائندہ ضرور بھجوائے

(۷) نمائندگان اپنے ہمراہ آٹھ کاپیاں۔ پنسل قلم دوات اور موسم کے مطابق بستر ضرور لائیں۔

(۸) خادم کا سامان

مجلس مرکزیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ اجتماع میں شامل ہونے والے ہر خادم کے پاس اس کا سفری تھیلہ معہ ضروری سامان مکمل طور پر موجود ہونا چاہیئے چنانچہ امسال اجتماع میں داخلہ کے وقت گیٹ پر تھیلوں کی مکمل پڑتال کی جائے گی۔ اور جس خادم کا تھیلہ معہ ضروری سامان کے مکمل نہ ہو اسے مقام اجتماع میں داخل نہیں ہونے دیا جائے گا۔ اس لئے اجتماع میں شامل ہونے والے اراکین اس کے لئے پوری طرح تیار ہوکر آئیں۔ اور ضروری سامان ان کے ساتھ ہو۔ مطلوبہ سامان کی فہرست درج ذیل ہے۔

تھیلہ - ایک سیر بھنے ہوئے چنے - ایک مگ یا گلاس - ایک پلیٹ، سوئی - دھاگہ - رسی دیا سلائی - پنسل دو گز لمبی چار انچ چوڑی پٹی یا ۳۰×۳۰ انچ کا رومال - ایک موٹی چھڑی ہر حزب کے ساتھ ایک چھوٹی بالٹی ہونی ضروری ہے۔

جا امر ذہن نشین رہے کہ اجتماع کے موقعہ پر آبخورے - پیالے اور بالٹیاں نہیں دی جائیں گی۔ ان کا انتظام کرلینا ضروری ہوگا

(۹) اجتماع میں داخلہ

امسال اجتماع میں داخلہ کے لئے چند ایک امور کا خیال رکھا جائے گا۔ اس لئے اجتماع میں شامل ہونے والے اراکین اس کی پوری پابندی کریں تا وقت پر تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔

(۱) کسی خادم کو مقام اجتماع میں زائر کی صورت میں داخل ہونے کی . . . . - - - - اجازت نہ ہوگی۔ نہ مقامی نہ بیرونی۔ پس کوئی خادم اس خیال سے نہ آئے کہ مقام اجتماع میں . . . . . . -- بغیر اجتماع میں شامل ہوئے داخل ہو سکے گا۔

(۲) اجتماع میں شامل ہونے والے ہر خادم کو اپنا نام معہ مکمل کوائف مقام اجتماع میں داخلہ سے قبل رجسٹر میں درج کرنا ضروری ہوگا۔ اس کے لئے عنقریب مرکزی دفتر کی طرف سے جملہ مجالس کو فارم بھجوا دئے جائیں گے۔ جو انفرادی طور پر ہر خادم سے متعلق ہوں گے۔ جو اجتماع میں شامل ہو رہا ہو۔ مجالس اس بارہ میں اطلاع دیں کہ ان کی طرف سے کتنے خدام اجتماع میں شامل ہوں گے تا اسی قدر فارم بھجوا دئے جائیں

(۳) اس مرتبہ اجتماع میں کوئی دکان نہیں ہوگی اس لئے تھیلے میں چنوں کا ہونا ضروری ہے تا ناشتہ میں سہولت ہو۔ ناشتہ چنوں کا ہوگا۔

(۴) خیموں کے لئے اراکین مکمل سامان اپنے ساتھ لائیں ایک خیمہ کے لئے دو کھمبے یا دو ڈنڈے چار لاٹھیاں۔ آٹھ کھونٹیاں اور رسی درکار ہوگی۔

یہاں مقامی طور پر ان چیزوں کا اس وقت انتظام مشکل ہوتا ہے۔ لہٰذا خدام یہ چیزیں ساتھ لائیں۔ تا یہاں وقت پر دقت نہ ہو۔

(۱۰) اطفال

خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی طرح اطفال احمدیہ کا بھی اجتماع انہی تاریخوں میں ہوا کرتا ہے جس میں مختلف قسم کے علمی مقابلے مثلاً تلاوت حفظ قرآن کریم۔ اذان۔ خوش الحانی سے نظم پڑھنا۔ بیت بازی۔ حفظ نماز۔ روزہ۔ بعض دیگر شرعی مسائل۔ عام معلومات کے علاوہ تقریری اور تحریری مقابلے بھی ہوتے ہیں اسی طرح ورزشی اور ذہنی مقابلے مثلاً پیغام رسانی۔ مشاہدہ۔ معائنہ۔ جھنڈا۔ جنگ دوڑیں، چھلانگیں۔ فٹ بال۔ کبڈی۔ میز ڈبہ کے مقابلے ہوتے ہیں۔ نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت ڈالی جاتی ہے۔ اجتماعی ورزش کا طریق بتایا جاتا ہے نائب صدر صاحب اور انصار میں سے کسی بزرگ کی تقریر کے ذریعہ بچوں کو اسلامی ماحول اختیار کرنے اور اپنے آپ کو اسلامی رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کرائی جاتی ہے پس بچوں کو اپنے اس قومی اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود شریک ہوکر اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ یہ تربیت کا نہایت ہی نادر اور قیمتی موقعہ ہے۔

(۱۱) اجتماع کا پروگرام

خدام الاحمدیہ اور اطفال احمدیہ کا پروگرام زیر ترتیب ہے۔ اس بارہ میں مجالس اگر کوئی مشورہ دینا چاہیں۔ تو براہ کرم ۲۰ اگست ۱۹۵۹ء تک بھجوادیں تاکہ پروگرام کو آخری شکل دینے سے قبل اس پر غور کیا جاسکے۔

سالانہ اجتماع کے متعلق یہ تفصیلات آپ کی خدمت میں قبل از وقت پیش کی جارہی ہیں۔ آپ اراکین کو اس بارے میں مطلع کردیں اور جن امور کے متعلق معین تاریخوں تک اطلاع اور کوائف منگوائے گئے ہیں ان کے متعلق بروقت مرکز کو علیحدہ علیحدہ اطلاع بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

یہ اجتماع آپ کا ہے اور اس کو کامیاب بنانا بھی آپ کا فرض ہے۔ اس کی کامیابی کی یہی صورت ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اراکین شامل ہوں۔ اور اس سلسلہ میں جو پابندی عائد کی جائے۔ یا جو ہدایات دی جائیں۔ ان پر پوری طرح کاربند ہوں۔ تاکہ ایک طرف کارکنان کو انتظام کرنے میں سہولت ہو اور دوسری طرف خود شامل ہونے والے کسی قسم کی پریشانی سے بچ جائیں۔ اس قسم کے اجتماعات کسی تنظیم کی روح کو زندہ کرنے کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ اس کے بغیر کوئی تنظیم اپنی زندگی کے آثار نہیں دکھلاسکتی۔ اس لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ الودود اطال اللہ بقاءہ کا

(باقی صفحہ ۸ پر)

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا چوتھا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا چوتھا سالانہ اجتماع اس سال انشاء اللہ تعالیٰ ۱۴-۱۵-۱۶ اگست بروز جمعہ - ہفتہ - اتوار بمقام مایہ ناز کوٹھہ واڑا بلڈنگ منعقد ہو رہا ہے - یہ اجتماع اپنی نوعیت کے لحاظ سے اس لئے خاص اہمیت رکھتا ہے کہ یہ ثابت کیا جائے کہ مجلس کا ہر قدم خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت آگے ہی بڑھتا ہے - اس لئے اجتماع کو زیادہ سے زیادہ دلچسپ بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی گئی ہے اور گذشتہ سال کی طرح اس دفعہ بھی کئی نئے ITEMS پروگرام میں شامل کئے گئے ہیں - تفصیل درج ذیل ہے -

۱ - تقریری مقابلہ } (۱) خلافت حقہ (۲) وفات مسیح (۳) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا غلاموں سے سلوک (۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے (۵) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام -

۲ - تحریری مقابلہ } (۱) موجودہ دور میں خلافت کی اہمیت (۲) میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا (۳) پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی - (۴) جو تھا جنگ بدر یا جنگ حنین کا پس منظر اور واقعات (۵) زندہ مذہب -

۳ - مطالعہ کتب سلسلہ } (۱) کشتی نوح (۲) ایک غلطی کا ازالہ (۳) درثمین (۴) سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (۵) تذکرۃ الشہادتین
(اس مقابلہ میں تمام خدام شریک ہوں گے)

۴ - مقابلہ حفظ قرآن } (۱) قرآن پاک کی آخری دس سورتیں (۲) سورہ صف - (۳) سورہ یٰسین (۴) سورہ مائدہ کا آخری رکوع

۵ - مطالعہ احادیث :- کتاب الواح الہدیٰ

۶ - مباحثہ اردو } مباحثہ انگریزی - پرچہ دینی معلومات (لازمی) معلومات عامہ - پیغام رسانی مقابلہ حواس خمسہ - مشاہدہ وغیرہ

ورزشی مقابلہ جات } لمبی چھلانگ - اونچی چھلانگ - کلائی پکڑنا - کبڈی - دوڑیں - گولہ پھینکنا - فٹ بال - والی بال DISCUS پھینکنا - رسہ کشی -

خاص پروگرام } (۱) مظاہرہ سول ڈیفنس و فرسٹ ایڈ (۲) رسہ کشی دعوتوں کے بیچ (۳) سول ڈیفنس کی فلم (۴) سمپوزیم

نوٹ :- مجلس اطفال الاحمدیہ کے بھی علمی - ذہنی اور ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوں گے

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

انصار اللہ کا تحریری انعامی مقابلہ

مجلس شوریٰ انصار اللہ کے فیصلہ کے مطابق اس سال ذیل کے عنوان پر انصار اللہ کا تحریری انعامی مقابلہ ہوگا - اس مقابلہ میں جملہ مجالس کے لکھنے والے احباب کو حصہ لینا چاہیے اس سال کے اس مقابلہ کے لئے عنوان

" اسلام کی نشأۃ ثانیہ "

مقرر کیا گیا ہے - جملہ مضامین پندرہ اکتوبر ۱۹۵۹ء تک دفتر مرکزیہ انصار اللہ میں پہنچ جانے چاہئیں - مقابلہ کرتے وقت اوّل قرار پانے کے لئے انداز تحریر طرز استدلال اور حوالہ جات کی ترتیب بنیاد ہوگی -

ہر مضمون نگار اپنی علمی قابلیت کے متعلق علیحدہ کاغذ پر ایک بیان ارسال کرے گا اعلیٰ تعلیم یافتہ اور عام افراد انصار اللہ کے الگ الگ پرچوں کا موازنہ کیا جائے گا - اور دونوں حصوں میں الگ الگ اول و دوم آنے والوں کو انعامات دیئے جائیں گے -
احباب اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں اور اس علمی مقابلہ میں شریک ہوں -

(قائد اصلاح و ارشاد انصار اللہ مرکزیہ - ربوہ)

درخواست دعا :- (۱) میری لڑکی سیدہ طاہرہ بانو البیلے افریقہ سے عنقریب ایک تعلیمی کورس کیلئے انگلستان جا رہی ہیں - ان کی کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے
۲ - میرے چھوٹے بھائی کیپٹن ڈاکٹر سید عبدالحمید صاحب لدھیانوی جو واٹسنا (بستریا) میں ڈاکٹری کورس میں ٹریننگ لے رہے ہیں - ان کی کامیابی کیلئے احباب دعا فرمائیں نیز میری ذاتی مشکلات کے دور ہونے اور صحت کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے
(سید صوفی محمد عبدالرحیم لدھیانوی - محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ)

افراد جماعت کی دو اہم ذمہ داریاں

جملہ افراد کو وصیت کرنی چاہیئے اور اپنی ساری زندگی تقویٰ سے بسر کرنی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی وفات کی اطلاع پا کر رسالہ الوصیت تحریر فرمایا - جس میں جماعت کے مستقبل اور سلسلہ کی عظیم الشان ترقی کے ذکر کے ساتھ ساتھ جماعت کو تاکیدی وصیت فرمائی کہ وہ دنیا بھر میں اسلام کو قائم کرے - اور اس اعلیٰ مقصد کے لئے جو حضور علیہ السلام کی بعثت کا بنیادی مقصد ہے کامل قربانی کرے - حضور تحریر فرماتے ہیں:

" خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں - کیا یورپ اور کیا ایشیاء ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے - یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا - سو تم اس مقصد کی پیروی کرو - مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے " (الوصیت صفحہ ۹)

جماعت احمدیہ کے قیام کا یہ مقصد عظیم کس طرح پیدا ہو سکتا ہے اور جماعت احمدیہ اس ذمہ واری سے کس طرح سبکدوش ہو سکتی ہے - اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نرمی - اخلاق اور دعاؤں کے علاوہ اپنے رسالہ میں دو گر بیان فرمائے ہیں -

اوّل یہ کہ جماعت کے سب لوگ تقویٰ اور پرہیزگاری کی زندگی اختیار کریں اور اپنے نیک نمونہ سے عملی طور پر دنیا کے لوگوں کو دعوت دیں کہ جس درخت کے یہ پھل ہیں نہایت اعلیٰ اور نہایت شیریں ہے۔

دوم :- یہ کہ تمام متقی اور نیکوکار لوگ اپنی آمد اور جائیداد کا معتدبہ حصہ اشاعت اسلام کے لئے وقف کریں اور ہر سچا احمدی ایسے کہ ۱/۳ تک آمد اور جائیداد کی وصیت کرے - حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وصیت کے اس نظام کو منافقوں کے لئے گراں اور مشکل قرار دیا ہے - گویا اس زمانہ کا یہ مالی جہاد ہے جو ایک سچے احمدی کو عمر بھر کرنا چاہیئے - حضور علیہ السلام کی دعا یا اور ہدایت کے مطابق تقویٰ و پرہیزگاری کی زندگی بسر کرنا ہر احمدی کی ذمہ واری ہے - اور یہی وہ ذریعہ ہے جس سے ہم اس بنیادی مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد مقرر فرمایا ہے۔

پس موصی بننا اور تقویٰ سے زندگی بسر کرنا ہمارا نصب العین ہے - اس لئے ہمیں ہر لمحہ اس کو مدنظر رکھنا چاہیئے

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

سیکرٹریان تحریک جدید کی توجہ کیلئے

صدر و امراء صاحبان کی خدمت میں متعدد مرتبہ درخواست کی جا چکی ہے کہ سیکرٹریان تحریک جدید کا تقرر ازبس ضروری ہے - امید ہے جملہ جماعتوں میں سے ایسے سیکرٹریان نے اپنا کام سنبھال لیا ہوگا -
مرکز سے براہ راست ہدایات لینے کے لئے سیکرٹریان تحریک جدید کو چاہیئے کہ جلد از جلد اپنے تقرر کی تاریخ اور مکمل ایڈریس کی اطلاع دفتر ہذا کو بھجوا دیں

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

مجالس انصار اللہ کے لئے ضروری اعلان

پارہ دوم نصف ثانی کا امتحان ۶ ستمبر کو ہوگا

مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ پارہ دوم نصف ثانی کا امتحان ۶ ستمبر ہوگا - اس کے لئے ابھی سے احباب تیاری شروع فرما دیں - محترم صدر صاحب انصار اللہ کی طرف سے ہدایت ہے کہ کم از کم نصف ممبران کی شمولیت ہر مجلس سے ضروری ہوگی - مجالس نوٹ فرمائیں -

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

جدید طبّی معلومات

انسان کیلئے کتوں کا جگر

جاپانی ڈاکٹروں نے ایک مریض کا جگر نکال کر اس کی جگہ چار کتوں کا جگر لگا دینے کا کامیاب اپریشن کیا ہے یہ ماہرہ ۵ منٹ تک انسانی جگر کے بجائے کتے کے جگر سے کام لیتے رہے۔ یہ اپریشن بالکل کامیاب رہا۔ اور مریض صحت یاب ہوگیا۔ تاریخ میں پہلی بار انسان کے لئے مصنوعی جگر سے کام لیا گیا۔

خاموش آواز کا استعمال

امریکی صنعت اور طب میں خاموش آواز یعنی آواز کی لہروں کا استعمال تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے تنی تیزی سے عمل کرتی ہیں کہ ہمارے ما سن بھی نہیں سکتے دقیق عضلات کو گرم کرنے کے لئے خاموش آواز کا استعمال ایک عام طریقہ ہوگیا ہے۔ اسپتالوں میں ڈاکٹر ہڈیوں کے سرطان کا علاج کرنے کے لئے تجربے کے طور پر ان لہروں کا استعمال کر رہے ہیں۔ گردے اور مثانے کی پتھری کو توڑنے کے لئے بھی صوتی لہروں کے امکانی استعمال پر غور کیا جا رہا ہے۔

برقی ڈاکٹر

آئندہ دس سال کے عرصہ میں جدید سرجری کی تکنک کی جگہ ایک نئی تکنک لے لے گی۔ اس وقت عمل جراحی میں نہ تو خون نکلے گا اور نہ تکلیف ہوگی۔ سرجن کے نشتر کی جگہ آواز سے زیادہ تیز رفتار چاقو لے لے گا۔ وہ ایک ہلکا سا نشان بناتا ہے اور خون کو فوراً جما دیتا ہے۔ اور نسوں کے سروں کو بے جان کر دیتا ہے خاص قسم کی آواز سے تیز رفتار آلات جگر اور گردے میں پتھریوں کو گھلا دیں گے اور ان پتھروں کو جاندار پٹھوں کو نقصان پہنچائے بغیر ذرات میں تبدیل کر دیں گے سرجری کا مستقبل بلاشبہ کیمیاوی صنعت کا مستقبل ہوگا۔ سوئی اور سیون جو ہر سرجن کے رفیق ہیں آپریشن کے کمرے سے بالکل غائب ہو جائیں گے۔ ایک خاص قسم کا سریش انسانی ہڈیوں کو جوڑ دے گا۔ یہ سریش تیار کیا جا چکا ہے۔

بہرحال آئندہ کے ہسپتال کے متعلق ایک نہایت دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ ایک برقی ڈاکٹر بن جائے گی۔ ایک دلچسپ آلہ مرض صحیح اور جلد تشخیص کرے گا۔ یہاں انسانی اعضاء و جوارح کی صحت کے متعلق تمام اعداد و شمار برقی شمار کنندہ آلوں کی مدد سے اشاریاتی زبان میں حاصل ہوں گے اس برقی ڈاکٹر کے تجرباتی نمونوں کی سوویت یونین میں آزمائش ہو چکی ہے۔

متعدی امراض اور آکسیجن

لینن گراڈ کے ے پاوف اور ایک سینئر محقق پی سرمدے نے مختلف بیماریوں کے علاج کے لئے اپنے وسائل تلاش کرتے ہوئے جانوروں پر تجربات کے دوران ثابت کیا ہے کہ آکسیجن کے ذریعہ متعدی امراض کے زہر کے طور ممکن ہے چھان بین کرنے والے ان ماہرین نے دعویٰ کیا ہے اپنے تجربات کے دوران یہ نظریہ قائم کی ہے کہ دباؤ کے تحت آکسیجن استعمال کرنے خلیہ دار نظام میں زبردست تبدیلی پیدا کر دیتی ہے۔ جیسا کہ عام طور پر معلوم ہے زہریلا مواد خلیوں کے اندرونی حصوں کو متاثر کر دیتا ہے۔ ان سائنس دانوں نے آکسیجن کی امداد سے خلیوں کے اندر آکسیجن پیدا کرنیکے عمل کو دانستہ تبدیل کرنے کیلئے حالات پیدا کئے ہیں۔ جو زہریلے مواد کی زندگی کے لئے ناخوشگوار ہیں۔

سرطان کے علاج کی چھان بین

ماسکو کی تجرباتی حیاتیات کی درسگاہ کے ڈائرکٹر پروفیسر الیوان مائیکی نے شدید قسم کی رسولیوں کی اصلیت کا مطالعہ کرتے ہوئے یہ نظریہ قائم کی ہے کہ سرطانی خلیوں کی تشکیل کا تعلق مرکزی اعصابی نظام میں پیدا ہونے والی تبدیلیوں سے ہے۔ پروفیسر موصوف نے اپنے مطالعہ کے لئے اب تک ایک ہزار مریضوں کا معائنہ کیا اور آجکل آپ ایک ایسی دوا کی تحقیق میں مصروف ہیں جو سرطان کا مکمل خاتمہ کر سکے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے ۔ لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل سپلائی زونز کے لئے یکم جولائی ۱۹۵۹ء سے ۶۰-۱۹۵۹ء کے واسطے دستخط کنندہ ذیل کے نظرثانی شدہ شیڈول پر مبنی بشرح فیصد نرخ کے سربمہر ٹنڈرز مقررہ فارموں پر ۱۰ اگست ۵۹ء تک ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک مطلوب ہیں۔ یہ فارم اس دفتر سے ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے ۱۰ اگست کے ساڑھے گیارہ بجے دن تک حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈرز اسی روز ساڑھے بارہ بجے بعد دوپہر سب کی موجودگی میں کھولے جائیں گے

	کام	زرِ ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا
(ا) سپلائی زون سب ڈویژن نمبر ۵ لائلپور	۸-ڈپوؤں کے سوا سامانِ تعمیر کی فراہمی	۵۰۰/-
(ب) سپلائی زون سب ڈویژن نمبر ۶ لائلپور	۹ " "	۵۰۰/-

(۲) وہ ٹھیکیدار جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ لسٹ میں درج نہیں ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ ۱۰ اگست کو ٹنڈر داخل کرنے سے قبل اپنے نام رجسٹر کرالیں۔

(۳) تفصیلی شرائط نرخوں کا نظرثانی شدہ شیڈول اور دیگر کوائف ایام کار میں کسی روز بھی اس دفتر میں آکر دیکھے جا سکتے ہیں۔ ٹھیکیداروں کے لئے یہ مفید ہوگا کہ وہ زرِ ضمانت ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس ۱۰ اگست سے پہلے پہلے جمع کرا دیں۔ ریلوے کا محکمہ کم از کم یا اور کوئی ٹنڈر منظور کرنے کا پابند نہیں ہے۔

بشرح فیصد نرخ مکمل اعداد میں درج کیا جائے۔ کسور پر مشتمل نرخ مسترد کر دئے جا سکیں گے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور

اکیسویں صدی میں جسم کے مردہ حصوں کی پیوندکاری ہو سکے گی

نیند کا تمام وقت آٹھ گھنٹے سے گھٹا کر ایک یا دو گھنٹے کرنے جسموں کے مردہ حصوں کی پیوندکاری اور مشینوں کے ذریعہ قدرتی اشیاء سے کہیں زیادہ اعلیٰ درجہ کی اشیائے خوردنی تیار کرنے کے مسائل میں بعض ایسے مسائل بھی شامل ہیں جو روسی سائنسدانوں کے قیاس کے مطابق اکیسویں صدی میں حل ہو جائیں گے

"سوویٹ سکایا روسیا" نے ایک حالیہ کتابی اشاعت میں لکھا ہے کہ روسی سائنسدانوں کا خیال ہے کہ وہ وقت آئے گا جب ہم ایسے طریقوں سے کام لے کر جو زندہ مادے کا خاصہ ہیں لامحدود جوہری حاصل کر سکیں گے اس کامرانی کے عملی نتائج کا احساس بہت مشکل ہے۔ ممکن ہے کلوروفل تخم اور زندہ نباتات میں مادے کے خلیوں کی کایا پلٹنے کے راز مستقبل کی فیکٹریوں کی ٹیکنالوجی کو ایسی اغذیہ پیدا کرنے کا راستہ بتا دیں جو کیفیتی غذائی اور ہضماتی خصوصیات کے لحاظ سے قدرتی اجناس کی بہ نسبت بہت زیادہ بہتر ہوں گی۔ سوویٹ یونین کی سائنسی اکیڈمی کے شعبہ حیاتیات کے سربراہ رکن اکیڈمی اینگل گاروت نے کہا ہے کہ اکیسویں صدی سے بھی پہلے نوع انسانی سرطان کی مصیبت و دہشت کو فراموش کرنا شروع کر دے گی۔ جس طرح اب وہ چیچک کے خطرے کو فراموش کر رہی ہے۔

ایک سائنسدان کا خیال ہے کہ انسانی عمر دراز کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ نیند کا وقت گھٹا دیا جائے بنا بریں کا کوئی ایسا طریقہ تلاش کرنا ضروری ہے۔ جس سے نامیہ کو کوئی نقصان پہنچائے بغیر تھکاوٹ کا زہر ایک دو گھنٹے میں دور کر دیا جائے جو عام طور پر آٹھ گھنٹے کی نیند کے بعد رفع ہوتا ہے یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ تشخیص امراض مشینوں کے ذریعہ ہوا کرے گی اور سرجن مریض کے جسم کی قطع و برید کے بغیر عمل جراحی کیا کریں گے انہوں نے مزید کہا کہ حیاتیاتی مطابقت کا مسئلہ حل ہو جانے کے بعد مردہ جسموں کے کسی حصہ کو بھی پیوندکاری کے لئے استعمال کر سکیں گے۔

مجروح انسانی حلقوم بحال

ماسکو کے ماہر جراحی پروفیسر فیدور خروف نے شاندار طور پر مجروح انسانی حلقوم بحال کرنے کا ایک مؤثر طریقہ ایجاد اور عملی طور پر استعمال کیا ہے۔ عمل جراحی کے بعد مریض نے عمل کے مطابق سانس لینا، کھانا، پینا اور بولنا شروع کر دیا ہے۔ پروفیسر موصوف نے یہ عمل جراحی ایک ۲۳ سالہ بجلی کے مستری پانوف پر کیا ہے۔ جس کا حلقوم اور غذا کی نالیاں بہت بری طرح جل گئی تھیں۔ اس کا حلقوم بکھر جھلس کر بالکل بند ہو گیا تھا۔ پروفیسر خروف نے ان زخموں کو کاٹ دیا جن سے حلقوم بند ہو گیا تھا۔ اور حلقوم کی مجروح دیوار کے ساتھ جلد کے وہ ٹکڑے چسپاں کر دئے جو اس نے مریض کی گردن اور ہنسلی سے نکالے تھے۔

مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر کی سرگودھا میں تقاریر (بقیہ صفحہ اول)

رکس قدر بلند ہے اور اس کے نتیجے میں وہ کس درجہ شدید نوعیت کے احساسِ برتری میں مبتلا ہیں۔ وہاں کے لوگوں کی مرفع الحالی اور ہر شعبہ زندگی میں اہلِ امریکہ کی حیران کن ترقی کے بعض نہایت دلچسپ واقعات بیان کئے اور بتایا کہ وہاں جماعت احمدیہ ایسی چھوٹی اور غریب جماعت کا لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا بظاہر لاحاصل اور بے سود نظر آتا ہے مگر فی الحقیقت اسکی یہ کوشش بے سود نہیں ہے اسلئے کہ زندہ خدا کی زندہ تجلیات پر ایمان رکھنے والی یہ جماعت اس پختہ اور چٹانوں سے بھی زیادہ مضبوط یقین پر قائم ہے کہ خدائی وعدوں کے عین مطابق اس ملک میں بھی خواہ حالات کچھ ہی کیوں نہ ہوں روحانی انقلاب برپا ہو کر رہے گا چنانچہ یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ دولت و ثروت کی بے انداز فراوانی اور احساس برتری کی انتہائی شدت کے باوجود وہاں ایسے حالات رونما ہو رہے ہیں کہ جن کے زیر اثر اسلام میں ان کی دلچسپی دن بدن بڑھ رہی ہے اور وہ لوگ اسلام کے قریب آتے جا رہے ہیں۔

اس کے ثبوت میں مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے دوسری جنگ عظیم کے بعد رونما ہونیوالے عالمی حالات اور ان میں امریکہ کی بالادستی اور سیاسی تفوق پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ وہاں یہ احساس برابر ترقی کر رہا ہے کہ نئے مسائل اور نئے حالات سے عہدہ برآ ہونے کے لئے اسلام کے پیش کردہ نظام حیات سے جس حد تک بھی ممکن ہو سکے استفادہ کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ وہاں اسلام کے خلاف صدیوں پرانا تعصب دور ہو رہا ہے اور ایسی کتابیں بکثرت شائع ہو رہی ہیں جن میں اسلام کی خوبیوں کا کھلے دل سے اعتراف کیا جاتا ہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ قبل اسکے کہ وہاں اسلام کے حق میں یہ نئی رَو پیدا ہوتی اللہ تعالیٰ نے وہاں امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ذریعہ ان کے سامنے اسلام کو براہ راست پیش کرنے کا انتظام فرما دیا۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ کے بھیجے ہوئے مبلغین کی کوششوں کے نتیجے میں اب تک وہاں چودہ شہروں میں جماعتہائے احمدیہ قائم ہو چکی ہیں اور چار مساجد کی تعمیر بھی عمل میں آ چکی ہے۔ آپ نے وہاں کے نو مسلم احباب کے ایمان و اخلاص اور عقیدت و فدائیت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہاں کے ماحول میں پرورش پانیوالے لوگوں کا اسلام قبول کرنا اور اسلام پر عمل پیرا ہونا ایک بہت بڑا مجاہدہ ہے۔ انہیں صرف زبان سے ہی اسلام قبول کرنا نہیں پڑتا بلکہ انہیں اپنی سابقہ زندگی کو یکسر بدل کر اپنے لئے ایک نئی زمین اور نیا آسمان تعمیر کرنا پڑتا ہے۔ اس کے باوجود وہاں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو ایسے نو مسلم عطا کئے ہیں کہ جن میں سے اکثر کا نمونہ ہر لحاظ سے قابلِ رشک ہے۔ آپ نے ان کے ایمان و اخلاص کے بعض واقعات سُنانے کے بعد فرمایا یہ صورتِ حال اس امر پر دال ہے کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ، محترم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی مرحوم اور مکرم مرزا منور احمد صاحب شہید مرحوم کی قربانیاں ضائع نہیں جائیں گی۔ ان کے ہاتھوں وہاں احمدیت کا جو بیج بویا گیا ہے اور اس کے جو ابتدائی نتائج ظاہر ہو رہے ہیں وہ بالآخر ایک تناور درخت کی شکل میں نمودار ہو کر سارے امریکہ پر محیط ہو گا۔ اور روحانیت کی متلاشی کروڑوں کروڑ روحیں اس کے سائے تلے آرام پا کر اس کے شیریں پھلوں سے لازوال مسرت اور ابدی سرور حاصل کریں گی۔

بعد ازاں مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس مجلس میں شرکت فرمائی جس کا اہتمام مکرم جناب محمد اقبال صاحب پراچہ آف یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ کمپنی نے آپ کے اعزاز میں کیا تھا۔ اس میں سرگودھا کی متعدد ٹرانسپورٹ کمپنیوں کے مالک صاحبان بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس مجلس میں مکرم ڈاکٹر صاحب نے امریکہ میں تبلیغ اسلام کے بعض نہایت دلچسپ واقعات بیان کئے اور حاضرین کے سوالوں کے جواب دیئے۔

شام کو مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں متعدد وکلاء حضرات، کالجوں کے پروفیسر صاحبان اور بعض مقامی افسران نے بھی شرکت کی۔ اس تقریب میں بھی حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب موصوف نے "امریکہ اور اسلام" کے موضوع پر ایک مختصر لیکن جامع تقریر فرمائی۔ بعد ازاں امریکہ کے تبلیغی حالات، نو مسلموں کے ایمان و اخلاص اور اسلام کے روشن مستقبل کے متعلق دیر تک تبادلۂ خیالات جاری رہا۔

ایجنٹ صاحبان متوجہ ہوں

بل ہائے ایجنسی ماہ جولائی ۱۹۵۹ء جملہ ایجنٹ حضرات کی خدمت میں بھجوا دئے گئے ہیں۔ براہ مہربانی ان بلوں کی ادائیگی ۱۰؍۸؍۵۹ تک ضرور کر دی جائے

(مینیجر الفضل ربوہ)

درخواست دعا

برادرم خواجہ محمد طفیل صاحب بٹ چند روز سے گورنمنٹ ٹی۔ بی ہسپتال سرگودھا میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

خواجہ محمد احمد جٹ گوجرانوالہ

سالانہ اجتماع (بقیہ صفحہ ۵)

واطلع شموس طالعہ نے اس کا جاری فرمایا ہے۔ پس جو آپ میں سے زندہ ہیں ان کو چاہیئے کہ وہ اپنی زندگی کا ثبوت پیش کریں۔ اور اپنے امام کی آواز پر لبیک و سعدیک کہتے ہوئے اجتماع میں شامل ہوں۔ یہ دنیا فانی ہے۔ خوش بخت ہے وہ خادم جسے چند روز اپنے آقا کے قدموں میں گزارنے کی سعادت حاصل ہو جائے۔ والسلام

خاکسار، سید داؤد احمد

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ